ضبط ولادت اور کتاب وسنت

تحریر: محمد رمضان جانباز سلفی

امت محمدی ﷺ کی افزائش وکثرت اور اس کی پے درپے کامیابیوں اور کامرانیوں سے خائف ہوکر "غیر اقوام" نے مسلمانوں کی ایمانی وافرادی قوت کو "مطلب" کرنے کے لئے ان کے اندر فحاشی، بے حیائی، عریانی، بے پردگی، اور رقص وسرور جیسے مہلک مضر افعال کی تشہیر کی۔ ہمارے بعض کمزور ایمان مسلمان اغیار کی اس سازش کا ایسا شکار ہوئے کہ ابھی تلک اس سے نجات حاصل نہیں کرسکے۔ یہود ونصاریٰ نے جہاں دیگر فواحشات کو مسلمانوں میں عام کیا وہیں انہوں نے "ضبط تولید" جیسی غیر فطری اور غیر اسلامی تحریک پھیلا کر انہیں گھناؤنے جرم کے ارتکاب کی دعوت دی ہے۔

ایک مسلمان کی حیثیت سے اس غیر اسلامی اور غیر فطری تحریک "یعنی" "خاندانی منصوبہ بندی" کے مقابل خاموشی اختیار کرنا اسلامی حمیت وغیرت اور حیا کے منافی ہے کیونکہ "خاندانی منصوبہ بندی" لادین اور سادہ پرستانہ تہذیب کا شاخسانہ ہے۔

یہ ملعون تحریک پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا اس ملک کی لپیٹ میں ہے امریکہ برطانیہ فرانس روس جرمنی اور دیگر ممالک ایک عرصہ سے اس تحریک کے نہ صرف یہ کہ پرزور حامی ہیں بلکہ ان کے ہاں "منصوبہ بندی" پر باقاعدہ عمل بھی جاری ہے۔ لیکن انہیں اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا کیونکہ وہاں کی آبادی روز بروز متجاوز ہوتی جارہی ہے اس ناکامی کے باوجود یہ لوگ مسلم ممالک میں نام نہاد "خاندانی منصوبہ بندی" کا زور وشور سے پرچار کر رہے ہیں یہ بات کس قدر ورطہ حیرت میں ڈالنے والی ہے کہ دیگر ضروریات انسانی سے "دست کش۵" ہوکر فقط اس ملعون تحریک کے احیاء وترقی کے لئے "فنڈز" دیئے جارہے ہیں ایسے میں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں "اغیار" کی اسلام دشمنی پوشیدہ ہے۔

وطن عزیز پاکستان میں حکومت کے "دست سایہ" ریڈیو، ٹی وی، اخبارات، وجرائد، اور ذرائع ابلاغ سے فی زمانہ ایک ہی نعرہ کی گونج اور بازگشت بکثرت سنائی دے رہی ہے کہ...... بچے دو ہی اچھے، بچے دوتے سکھ ہزار، آج کے دور میں دو بچے پل جائیں تو اچھے وغیرہ وغیرہ انگریز جوکہ شروع ہی سے اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے ایک مسلم ملک میں اپنے نظریات کو اجاگر کرتا جارہا ہے اور دلیل یہ دے رہا ہے کہ مذہبی لوگ آبادی کنٹرول کرنے میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں اور انگریز کی تقلید اور نقش قدم پر چلنے والی ہماری حکومت ہر سال کروڑوں روپیہ "خاندانی منصوبہ بندی" کی تشہیر پر صرف کر رہی ہے اگر یہی روپیہ عوام کی خوشحالی کے لئے خرچ کیا جائے تو بہت بہتر نتائج بر آمد ہوں۔ لیکن یہ لوگ عوام کی ترقی میں ایسا کیوں کریں؟ پاکستان میں "ضبط تولید" جیسے ملعون کام کی ابتداء صدر ایوب کے دور میں کی گئی تھی۔ جس روز صدر ایوب نے "خاندانی منصوبہ بندی" کا اعلان کیا تو خدا کی قدرت کہ دوسرے روز ہی اللہ نے صدر ایوب کے بیٹے "گوہر ایوب" کے گھر بیک وقت دو لڑکے پیدا کئے اور دنیا کو بتا دیا کہ اگر میں کسی کو پیدا کرنا چاہوں تو کوئی روک نہیں سکتا۔ اور اگر نہ دینا چاہوں تو کوئی دے نہیں سکتا" "خاندانی منصوبہ بندی" جیسے خبیث اور ملعون فعل کے سبب ہمارے ملک میں "زنا" کے مرتکب اوباش وعیاش لوگ "اسقاط حمل" کی تدابیر سے اپنا جرم آسانی سے چھپانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں منصوبہ بندی کے پروپیگنڈہ کا عالم یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی ان کے مشن اور مراکز سے آگاہ ہیں جب وہ ضبط تولید اور پیدائش اطفال پر گفتگو اور تبصرہ کرتے ہیں تو سر شرم سے جھک جاتے ہیں اور ملعون منصوبہ بندی کی تحریک کے سبب عالم دنیا کے کم عمر لڑکے اور لڑکیاں "ضبط تولید" کی تدابیر کا کچھ نہ کچھ علم اور واقفیت ضرور رکھتے ہیں جج لینڈ سے لکھتا ہے کہ .... ہائی سکول کی کم عمر والی ۴۹۵ لڑکیاں جنہوں نے خود مجھ سے اقرار کیا کہ ان کو لڑکوں سے صنفی تعلقات کا تجربہ ہو چکا ہے ان میں سے صرف ۱۲۵ ایسی تھیں جن کو حمل ٹھہر گیا تھا ان میں بعض اتفاقاً بچ گئی تھیں لیکن اکثر کو منع حمل کی موثر تدابیر کا کافی علم تھا یہ واقفیت ان میں اتنی عام ہو چکی ہے کہ لوگوں کو اس کا صحیح اندازہ نہیں ہے۔ (پردہ صہ ۷۸)

یہ بات کس قدر حیرت انگیز ہے کہ عام ادویات بازار سے بہت مہنگی ملتی ہیں جبکہ مانع حمل دوائیں بہت سستی بلکہ تقریباً مفت ملتی ہیں پھر مزید حیرت کہ "برتھ کنٹرول" کی کوئی دوا بھی سو فیصد درست نہیں ہے ان کے استعمال سے اکثر عورتیں مختلف "عوارض" میں مبتلا ہوجاتی ہیں اور کئی عورتیں تو ایسی کوششوں میں اپنی جان سے ہاتھ تک دھو بیٹھتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسی دواؤں کے استعمال کے باوجود جب حمل قرار پاجاتا ہے۔ تو پھر اسقاط حمل کی تدابیریں کرتی ہیں جن سے اکثر جان پر بن جاتی ہے اگر خوش قسمتی سے بچ جائیں تو آئندہ "حمل" کے بہت کم امکانات رہ جاتے ہیں ان کے علاوہ ان دواؤں کے استعمال سے لولے لنگڑے، اندھے اور اعضاء بریدہ بچے پیدا ہونے لگتے ہیں جب یہ ثابت ہے کہ مانع حمل ادویات جسم وجان کے لئے نقصان دہ ہیں تو پھر کیونکر ان کے استعمال سے خود کو مصیبت و تکلیف میں ڈالا جائے یہ تو سراسر اپنی جان پر ظلم ہے اور پھر ایسے سینکڑوں واقعات ہیں کہ "نس بندی" آپریشن اور دیگر "ضبط تولید" کے طریقے اپنانے کے باوجود "پیدائش اطفال" کو نہیں روکا جاسکا۔ اس طرح کے واقعات نام نہاد "خاندانی منصوبہ بندی" کے دعویداروں کو دعوت فکر دے رہے ہیں کہ "قانون فطرت" میں تبدیلی ممکن نہیں ہے اور جو جان بھی اس دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور اور ضرور آکر رہے گی۔ اسے کسی قیمت پر روکا نہیں جاسکتا۔

"خاندانی منصوبہ بندی" کی تحریک اس قدر بدنام اور ناکام ہوچکی ہے کہ جتنا "برتھ کنٹرول" کرنے کو کہا جاتا ہے آبادی دن بدن اور زیادہ تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے اس "تحریک" کے عمل درآمد سے چاہئے تو یہ تھا کہ آبادی کم ہوجاتی یا پھر رک جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا اور نہ ہی ہوسکے گا۔ (انشاء اللہ)

ابھی پچھلے دنوں گیارہ جولائی کو "یوم آزادی" منایا گیا۔ "نوائے وقت" کی خبر کے مطابق اس روز ۱۳ ہزار بچے پاکستان میں پیدا ہوئے اور ظاہر ہے اس روز پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی ہزاروں بچے تولید ہوئے ہوں گے اور "روزنامہ پاکستان" ۱۳ اگست ۹۲ء کی شائع شدہ خبر کے مطابق "ڈنمارک" میں ایک خاتون نے بیک وقت ۷ لڑکیاں اور ۵

لڑکوں یعنی ۱۲ بچوں کو جنم دیا یہ جوڑا سات برس تک اولاد کی نعمت سے محروم رہا اس طرح کے اکثر واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں چنانچہ ثابت ہوا کہ "ضبط تولید" کی ملعون تدابیر بے جا ہیں۔

پاکستان میں "خاندانی منصوبہ بندی" کا آرگن اخبار ماہنامہ "سکھی گھر" برتھ کنٹرول کی حمایت میں "لایعنی" مضامین واشعار بکثرت شائع کرتا رہتا ہے۔ نمونے کے لئے یہ چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔ کہ

گھر دے جی ودھا کے توں بے موتے مرجاویں
سوچ سمجھ کے چلیں سجنا مڑکے ناں پچھتاویں
اک دو بچے ہون جے تیرے گھر جنت بن جاوے
بہتی فوج دا فیدا کی جے سکھ داساہ نہ آوے

(ماہنامہ سکھی گھر صفحہ ۱۶' ۱۷ اگست ۱۹۷۴ء)

اور پچھلے برس "سکھی گھر" میں کسی نیاز سواتی نامی شخص کے کچھ اشعار اس عنوان سے شائع ہوئے تھے کہ ...... "کثیر العیال بیوہ کی مرحوم شوہر کے مزار پر دعا"

مرگیا ہے چھوڑ کے تو ایک درجن نونہال — کیسے بیوہ ان یتیموں کی نگہبانی کرے
جس طرح جلتی ہوں میں تو بھی یونہی جلتا رہے — آسمان تیری لحد پر آتش افشانی کرے

(سکھی گھر صفحہ ۱۰ جولائی ۱۹۹۴ء)

ان اشعار کو پڑھ کر فقط یہی رائے قائم کی جاسکتی ہے کہ اس کے پیچھے "شیطانی ذہنیت وسوچ" کار فرما ہے اور پھر اس طرح کی دعا کسی نافرمان بیوی کی ہی ہوسکتی ہے کیونکہ فرمانبردار بیویاں تو شوہر کی زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی اس کے حق میں "بھلائی اور مغفرت کی دعائیں کرتی ہیں" اور جو عورتیں اپنے شوہروں کو بے جا تنگ کرتی اور تکلیف دیتی ہیں ان کے متعلق "حور عین" کیا کہتی ہیں ملاحظہ کیجئے نبی علیہ السلام نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف نہیں دیتی مگر اسکی بیوی حور عین اس کو مخاطب کرکے کہتی ہے اللہ تجھے تباہ و برباد کرے تو اس کو تکلیف نہ پہنچا اس لئے کہ وہ

تو تیرے پاس مہمان ہے جلد ہی تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا (ترمذی بحوالہ ریاض الصالحین مترجم جلد اول ۱۹۹۵ء)

اور جو عورتیں زیادہ بچوں سے گھبراتی ہیں یا زیادہ بچوں کی پیدائش کا ذمہ اپنے شوہروں کو ٹھہراتی ہیں وہ بجائے ایسا کرنے کے نبی علیہ السلام کے فرمان کو پیش نظر رکھیں کیونکہ شوہر بیچارے تو اس مسئلہ میں حق بجانب ہیں معقل بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول مجھے ایک عورت ملی ہے جو نہایت خوبصورت اور شریف ہے مگر اس کے اولاد نہیں ہوتی۔ کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں وہ پھر آیا آپ ﷺ نے فرمایا نہیں پھر وہ تیسری بار آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "**تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم**" نکاح کرو محبت کرنے والی اور بچے جننے والی سے تاکہ میں دیگر امتوں پر تمہاری (کثرت کی) وجہ سے فخر کرسکوں۔ (نسائی وابوداؤد جلد ۲ مترجم ۱۲۵)

اور ایک روایت میں ہے کہ...... کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو اس لئے کہ وہ شیریں زبان ہوتی ہیں اور ان سے اولاد زیادہ ہوتی ہے اور وہ قلیل عطیہ پر خوش ہو جاتی ہیں (ابن ماجہ بحوالہ مشکوۃ مترجم جلد ۲ صفحہ ۴)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ "**سوداء ولود خیرمن حسناء عقیم**" وہ کالی کلوٹی عورت جو بچے جنتی ہو اس عورت سے بہتر ہے جو بچے نہ جنے (مغنی لابن قدامہ جلد ۷ صفحہ ۳۲)

اور پیر عبد القادر جیلانیؒ حاملہ عورت کے درجات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ....

جو حاملہ عورت اپنے بچے کا بوجھ اٹھاتی ہے اسے رات کو قیام کرنے، دن کو روزہ رکھنے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جب وضع حمل کی تکلیف برداشت کرتی ہے تو اسے اس کی ہر تکلیف کے بدلے میں ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب ماں بچے کو دودھ پلاتی ہے وہ جتنی مرتبہ پلائے گی تو اسے ہر مرتبہ اللہ کی طرف سے ایک اجر عظیم ملتا ہے (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۲۴)

یہ سب "اجر" اسی عورت کا مقدر بنے گا جو بچے کی پیدائش پر تکالیف مصائب برداشت کرے گی۔ اور وہ عورت کیونکر اس کی مستحق ہوگی۔ جو کبھی ان مراحل میں سے گزری ہی نہ ہو۔ لہذا بچوں کی پیدائش کو حسن نسوانی کا "قاتل" اور اپنے لئے عذاب سمجھنے والی عورتوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے اللہ توفیق دے آمین۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ماہرین اکثر بیانات دیتے رہتے ہیں کہ اگر آبادی بڑھنے کی یہی رفتار رہی تو آنے والے چند برسوں میں خوراک کا انتظام مشکل ہو جائے گا۔ اور مزید یہ کہ...... آبادی میں اضافہ وسائل کی کمی اور معیشت کی تباہی کا سبب بن رہا ہے۔

یہ سب شیطانی خیالات ووسوسے ہیں جن کا معیشت کی تباہی سے کوئی تعلق نہیں ہے معیشت کی تباہی آبادی میں اضافہ نہیں بلکہ ہماری بداعمالیوں اور احکامات الہیہ سے انحراف ہے قرآن میں ارشاد ربانی ہے کہ "**ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا**" اور جو ہماری یاد سے منہ موڑ لیتا ہے ہم اس کی معیشت تنگ کردیتے ہیں (طہ ۲۰)

ثابت ہوا کہ معیشت کی تباہی یاد الٰہی سے اعراض وروگردانی ہے نہ کہ بڑھتی ہوئی آبادی پھر اگر دیکھا جائے تو قیام پاکستان کے بعد جہاں آبادی میں اضافہ ہوا ہے وہیں وسائل بھی بڑھے ہیں اور مزید یہ کہ یہ بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ زمین اپنے تمام کے تمام خزانے باہر اگل چکی ہے اور اب کوئی چیز پیدا نہیں ہوگی۔ جبکہ خدا کی قدرت ہے کہ جیسے جیسے آبادی بڑھتی جا رہی ہے ویسے ہی وسائل میں ترقی ہوتی جا رہی ہے وسائل کی کمی اور معیشت کی تباہی کا تو ایک بہانہ بنایا گیا ہے ورنہ معاملہ اس کے برعکس ہے اگر مشاہدہ کیا جائے تو عیاں ہوگا کہ مغربی اقوام کے پیش نظر معاشی مسئلہ نہ تھا بلکہ ان کا مقصود "جنسی لذت" حاصل کرنا تھا کیونکہ ان میں مرد عورت کا اختلاط عام ہوگیا تھا جس کے باعث انہوں نے ایسی راہ نکالی کہ جس سے وہ صرف "جنسی خواہش" پوری کرسکیں اور اولاد کی ذمہ داری سے محفوظ رہیں۔

بنظر عمیق دیکھا جائے تو ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ ایسی غیر فطری تحریکوں کے پیچھے

"سرمایہ دارانہ" اور "جاگیردارانہ" نظام بھی کارفرما ہے کہ جس کی اساس ہے ہی اس نظریے پر کہ کمزوروں کا (ہراعتبار سے) استحصال کرو اور اپنے اقتدار تعیش کو دوام بخشو۔ برتھ کنٹرول مومنٹ بھی دراصل ایسے ہی اذہان کی "اختراع" ہے .... یہ لوگ بجائے اس کے کہ اپنے ہاتھوں سے مقید دولت غریبوں پر لٹاتے اور ہر طبقے سے ان کی پسماندگی کو دور کرتے انہوں نے اس کے علی الرغم یہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر غریب لوگ اپنے اخراجات پورے نہیں کرسکتے۔ تو پھر اپنے افراد کی تعداد کم کردیں........ یوں ان دولت کے پجاریوں کی زندگی تو عیش میں گزر رہی ہے اور بے چارے غریبوں کے فطرت کے دبانے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ بقول اقبالؒ

مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار
انتہائے سادگی سے کھا گیا مزدور مات

ہم ایک مسلمان قوم ہیں ہمیں "ضبط تولید" جیسا فعل جو اللہ کی فیاضی و رزاقی پر بے یقینی کے مترادف ہے زیب نہیں دیتا۔ کیونکہ فرمان الٰہی ہے "وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقها ویعلم مستقرها و مستودعها" زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو۔ وہ جہاں رہتا ہے اسے بھی جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی (ھود ٦) .

جب رزق کا ذمہ اللہ کے سپرد ہے تو پھر کیوں بھوک وافلاس کے خوف سے "ضبط تولید" کا قبیح فعل کیا جائے۔ قرآن میں واضح ارشاد ہے کہ "ولا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقهم وایاکم" اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی اور تمہیں بھی رزق دیتے ہیں (بنی اسرائیل ۳۱)

اور دوسرے مقام پر ارشاد ہوا "قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم الا تشرکوا به شیئا وبالوالدین احسانا ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاهم ولا تقربوا الفواحش ماظهرمنها ومابطن" کہ (لوگو) آؤ میں تمہیں

پڑھ کرسناؤں وہ چیزیں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کردی ہیں کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ سے نیک سلوک کرتے رہنا اور ناداری سے اپنی اولاد کو قتل مت کرنا کیونکہ تم کو اور ان کو رزق ہم ہی دیتے ہیں اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے قریب نہ جانا (انعام ۱۵۱)

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پوچھتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے برابر کسی اور کو کرنا، حالانکہ اسی نے تجھ کو پیدا کیا اور "**ان تقتل ولدک خشیة ان یاکل معک**" اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ (تیسیر الباری جلد ۵ صفحہ ۵۶۹)

اولاد کا قتل واقعی بڑا گناہ ہے جو لوگ مختلف "حیلوں" سے یہ فعل کرتے ہیں انہیں اس فرمان الٰہی کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے۔ کہ "**قدخسرالذین قتلوا اولادھم سفھا بغیرعلم**" خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت و بیوقوفی کی بنا پر قتل کیا (انعام ۱۴۰)

آخر میں ایسی تحریکوں کے داعی مسلمانوں سے ہماری گزارش ہے کہ وہ اس تحریک کے مضرات کو سمجھیں اور فطرت کے "نقائص" کی درستگی سے باز آجائیں کیونکہ بقول اقبال

تیری مشاطگی کی کیا ضرورت حسن معنی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنا بندی

ایک مکمل اور بھرپور ہفت روزہ
فرائیڈے سپیشل لاہور
بہت جلد اشاعت کا آغاز کر رہا ہے۔
ملک بھر سے نامہ نگاروں ایجنسی ہولڈرز نیز لاہور آفس کیلئے سب ایڈیٹرز اور رپورٹرز کی ضرورت ہے جنہیں معقول مشاہرہ دیا جائے گی
خواہشمند خواتین و حضرات 20 نومبر تک جوابی لفافے کے ہمراہ اپنی درخواستیں ارسال کریں۔
چیف ایڈیٹر زاہد